زری پالیسی بیان

10 اکتوبر 2022ء

1۔ زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) نے آج کے اجلاس میں پالیسی ریٹ کو 15 فیصد پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایم پی سی نے نوٹ کیا کہ گذشتہ اجلاس کے بعد معاشی سرگرمی میں سست روی آتی رہی نیز عمومی مہنگائی (headline inflation) اور جاری کھاتے کے خسارے میں کمی آئی۔ ایم پی سی نے یہ بھی نوٹ کیا کہ حالیہ سیلاب سے معاشی منظرنامہ تبدیل ہوگیا ہے اور اس کے اثرات کا مکمل جائزہ لینے کا عمل جاری ہے۔ فی الوقت دستیاب معلومات کے مطابق ایم پی سی کا نقطہ نظر یہ تھا کہ موجودہ زری موقف سیلاب کے بعد مہنگائی سے نمٹنے اور نمو کو برقرار رکھنے کے درمیان مناسب توازن قائم رکھتا ہے۔ ایک طرف، غذائی قیمتوں کو پہنچنے والے رسدی دھچکے کی وجہ سے مہنگائی زیادہ بلند اور زیادہ عرصے تک رہ سکتی ہے اور اس بات کو یقینی بنانا ضروری ہے کہ یہ اضافی تحریک معیشت میں دیگر اشیا کی قیمتوں تک نہ پھیل جائے۔ دوسری جانب، نمو کے امکانات کمزور ہوئے ہیں جس سے طلبی دباؤ کم ہونا چاہیے اور مضمر (underlying) مہنگائی میں کمی آنی چاہیے۔ ان پریشان کن حالات کی روشنی میں ایم پی سی نے یہ فیصلہ کیا کہ زری پالیسی کی سیٹنگز کو اس مرحلے پر تبدیل نہ کیا جائے۔

2۔ پچھلے اجلاس کے بعد ایم پی سی نے کئی اہم پیش رفتیں نوٹ کیں۔ اوّل، معاشی سرگرمیوں میں مطلوبہ اعتدال زیادہ نمایاں اور راسخ ہوگیا ہے جس سے اس امر کا اشارہ ملتا ہے کہ گذشتہ برس کے دوران سختی کے جن اقدامات پر عمل کیا گیا تھا ان کے نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ چونکہ سیلاب کے بعد نمو کے مزید سست ہونے کا امکان ہے اس لیے آگے چل کر اس سختی میں بہت احتیاط سے ردّوبدل کرنا ہوگا۔ دوم، عمومی مہنگائی دیہی اور شہری علاقوں دونوں میں اگست کے دوران نقطہ عروج پر پہنچنے کے بعد پچھلے ماہ کم ہوگئی۔ سوم، بالترتیب اگست اور ستمبر میں جاری کھاتے کے خسارے اور تجارتی خسارے میں کافی کمی آئی اور روپیہ قدر میں حالیہ کمی کے بعد کسی قدر بحال ہوا۔ چہارم، آئی ایم ایف کے جاری پروگرام کا ساتواں اور آٹھواں مشترکہ جائزہ 29 اگست کو کامیابی سے پایہ تکمیل کو پہنچا جس کے نتیجے میں 1.2 ارب ڈالر کی قسط جاری ہوئی۔

3۔ زری پالیسی کمیٹی نے سیلاب کے بعد کے معاشی منظرنامے پر بحث کی اور یہ نوٹ کیا کہ اس حوالے سے پیش گوئیاں ابھی تک ابتدائی نوعیت کی ہیں اور حکومت کی جانب سے سیلاب کے نقصانات کا جو جائزہ لیا جارہا ہے اس کی تکمیل کے بعد بہتر قیاس کے ساتھ پیش گوئیاں کی جاسکیں گی۔ موجودہ دستیاب معلومات کے مطابق مالی سال 23ء میں جی ڈی پی نمو گر کر لگ بھگ 2 فیصد ہوجائے گی جبکہ سیلاب سے پہلے 4-3 فیصد کی پیش گوئی کی گئی تھی۔ اس دوران مالی سال 23ء میں بلند غذائی قیمتیں اوسط عمومی مہنگائی کو سیلاب سے قبل کی پیش گوئی 20-18 فیصد سے کسی حد تک بڑھا سکتی ہیں۔ جاری کھاتے کے خسارے پر کم اثرات پڑنے کا امکان ہے اور غذائی اشیا اور کپاس کی بلند درآمدات اور پست ٹیکسٹائل برآمدات کے دباؤ کی تلافی زیادہ تر سست ملکی طلب اور اجناس کی کم عالمی قیمتوں سے ہوسکتی ہے۔ نتیجے کے طور پر جاری کھاتے کے خسارے میں بگاڑ کے قابو میں رہنے کی توقع ہے تاہم یہ بگاڑ پچھلی پیش گوئی یعنی جی ڈی پی کے 3 فیصد کے آس پاس رہے گا۔

حقیقی شعبہ

4۔ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے معیشت کی رفتار خاصی سست ہوچکی ہے۔ طلب کے بیشتر اظہاریے جولائی اور اگست کے دوران گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں کم رہے، جن میں سیمنٹ، پیٹرولیم مصنوعات اور گاڑیوں کی فروخت شامل ہیں۔ رسد کے لحاظ سے اگست میں مسلسل تیسرے مہینے بجلی کی پیداوار میں کمی دیکھی گئی اور یہ 12.6 فیصد (سال بسال) تک کم ہوئی۔ جولائی کے دوران ایل ایس ایم میں 1.4 فیصد (سال بسال) کمی آئی اور اس میں گذشتہ دو برسوں میں پہلی بار سکڑاؤ ہوا ہے، جس کا اہم سبب مقامی نوعیت کے شعبوں میں وسیع البنیاد بگاڑ تھا۔ آگے چل کر امکان ہے کہ حالیہ سیلاب کے اس سال کی کپاس اور چاول کے ساتھ ساتھ گلہ بانی کے شعبے کی پیداوار پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔

بیرونی شعبہ

5۔ جاری کھاتے کا خسارہ اگست میں مسلسل دوسرے مہینے کمی کے بعد صرف 0.7 ارب ڈالر رہ گیا، اور یہ جولائی کی سطح کے مقابلے میں تقریباً نصف ہے۔ پاکستان دفتر شماریات کے ڈیٹا سے ظاہر ہوتا ہے کہ تجارتی خسارہ ستمبر میں تیزی سے سکڑ گیا اور یہ 19.7 فیصد (ماہ بہ ماہ) اور 30.6 فیصد (سال بسال) کمی کے بعد 2.9 ارب ڈالر پر آ گیا، جو مستحکم برآمدات کے ساتھ توانائی اور غیر توانائی اجزا کی درآمدات میں کمی کا عکاس ہے۔ مالی سال 23ء کی پہلی سہ ماہی میں درآمدات 12.7 فیصد (سال بسال) کمی کے ساتھ 16.3 ارب ڈالر پر آ گئیں، جبکہ برآمدات 1.8 فیصد (سال بسال) اضافے کے ساتھ بڑھ کر 7 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ آگے چل کر امکان ہے کہ سیلاب کے نتیجے میں کچھ زرعی اجزا کی بھاری مقدار میں درآمدات کی ضرورت پڑ سکتی ہے جیسے کپاس اور چند تلف پذیر غذائی اشیا۔ اس کے ساتھ چاول اور ٹیکسٹائل کی برآمدات پر منفی اثرات مرتب ہونے کا خدشہ ہے۔ تاہم ان مضر اثرات کی بڑی حد تک تلافی کم ملکی نمو اور اجناس کی گرتی ہوئی عالمی قیمتوں اور شپنگ کی لاگت میں کمی کے سبب درآمدی بل میں کمی سے ہو سکتی ہے۔ مزید برآں، جیسا کہ پاکستان کو پچھلی قدرتی آفات کے بعد تجربہ ہو چکا ہے، اسے مدنظر رکھتے ہوئے جاری کھاتے پر اثرات کو جاری منتقلیوں کی شکل میں بین الاقوامی امداد سے مزید تقویت مل سکتی ہے۔ حاصل شدہ بیرونی فنانسنگ اور سیلاب کے تناظر میں اضافی امداد کے وعدوں کے پیش نظر زرمبادلہ کے ذخائر میں سال کے دوران بہتری آنی چاہیے۔

مالیاتی شعبہ

6۔ جولائی میں مالیاتی نتائج گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بہتر تھے۔ مالیاتی خسارہ کم ہو کر جی ڈی پی کا 0.3 فیصد رہ گیا جبکہ بنیادی توازن میں جی ڈی پی کا 0.2 فیصد فاضل درج کیا گیا۔ اس بہتری کی وجہ خاصی حد تک ایف بی آر کے بلند ٹیکس محاصل کے ساتھ ساتھ سرکاری اخراجات میں کمی تھی۔ پہلی سہ ماہی کے دوران ایف بی آر کی ٹیکس وصولی بڑھ کر 1.635 ٹریلین روپے ہو گئی جو ہدف سے 27 ارب روپے متجاوز تھی۔ اگرچہ رواں سال سیلاب کی وجہ سے طے کردہ مالی استحکام کا حصول مشکل ہو سکتا ہے، تاہم حکومت اب تک بجٹ کے فنڈز کو دوبارہ مختص کرنے اور دوبارہ حصول کے ذریعے فوری اخراجات کی ضروریات کو پورا کرنے میں کامیاب رہی ہے۔ مستقبل میں گرانٹس سمیت آنے والی اضافی رقوم سے کسی بھی قسم کے مالیاتی ضیاع کی تلافی کرنے میں مدد ملنی چاہیے۔ اس سال کے بعد، وسط مدت کے دوران تعمیرِ نو اور بحالی کے لیے بین الاقوامی برادری کی مدد سے اضافی اخراجات کی ضرورت ہو گی۔

زری اور مہنگائی کا منظرنامہ

7۔ سُست معاشی سرگرمیوں کے باعث نجی شعبے کے قرضوں میں 0.7 ارب روپے کی خالص واپسی دیکھی گئی، جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 62.6 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ قرضوں کی یہ واپسی بنیادی طور پر جاری سرمائے کے قرضوں کی واپسی اور صارفی مالکاری میں بڑی کمی کو ظاہر کرتی ہے۔

8۔ عمومی مہنگائی اگست میں بلند ترین سطح پر پہنچنے کے بعد ستمبر میں 4 فیصدی پوائنٹس سے زیادہ گھٹ کر 23.2 فیصد (سال بسال) رہ گئی، جس کی وجہ انتظامی اقدام کے سبب بجلی کی قیمتوں میں کمی تھی۔ اسی موقع پر مہنگائی کی رفتار توقع سے زیادہ سُست رہی اور وہ 1.2 فیصد (ماہ بہ ماہ) کم ہوئی۔ دوسری طرف قوزی (core) اور غذائی مہنگائی دونوں میں مزید اضافہ ہوا۔ آگے چل کر سیلاب کی بنا پر غذائی قیمتوں کو رسدی دھچکے لگنے سے آئندہ مہینوں میں عمومی مہنگائی پر اضافی دباؤ پڑنے کی توقع ہے۔ تاہم بقیہ مالی سال، بالخصوص دوسری ششماہی میں عمومی مہنگائی کے تخمینے میں اب بھی بتدریج کمی نظر آتی ہے۔ اس کے بعد مالی سال 24ء کے آخر تک اسے وسط مدتی ہدف کے تحت اسے 5 تا 7 فیصد کی اوپری حد کے آس پاس رہنا چاہیے۔ آگے چل کر دانشمندانہ زری پالیسی اور روپے کی قدر میں باقاعدہ ردّوبدل کا تسلسل قوزی مہنگائی کو قابو میں رکھنے کا سبب ہونا چاہیے۔ ساتھ ہی انتظامی اقدامات کے ذریعے رسدی زنجیر کی رکاوٹیں دور کرنا اور ضروری درآمدات کر کے غذائی مہنگائی پر قابو پانا بلند ترجیح ہونی چاہیے۔ زری پالیسی کمیٹی مہنگائی، مالی استحکام اور نمو کے وسط مدتی اقدامات پر اثرانداز ہونے والے حالات کا بغور جائزہ لیتی رہے گی۔

***